حدیث اور علومِ حدیث پر مشتمل کتابی سلسلہ

تحقیقات حدیث

﴿۶﴾ صفر ۱۴۳۴ / جنوری ۲۰۱۳ء

بہ یاد: حضرت مولانا مفتی غلام قادر رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست: مولانا محمد ارشاد الحق۔ مولانا محمد عبداللہ اسعد

ادارت

سید عزیز الرحمٰن: مدیر اعلیٰ

طاہر عمر: مدیر

محمد سعید شیخ: نائب مدیر

محمد اسماعیل: رکن

ساجد حمید: رکن

فیاض احمد: رکن

زاویۂ علم و تحقیق

جامعہ خیر العلوم

خیر پور ٹامے والی۔ ضلع بہاول پور

فون نمبر: ۰۶۲-۲۲۶۱۰۱۸

E-mail: tehqeeqat@gmail.com

مشاورت

ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی۔انڈیا

مولانا زاہد الراشدی۔گوجرانوالہ

مفتی محمد زاہد۔فیصل آباد

ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری۔امریکہ

ڈاکٹر گوہر مشتاق۔امریکہ

مولانا ڈاکٹر عبدالرحمٰن کوثر۔مدینہ منورہ

ڈاکٹر صاحب زادہ قاری عبدالباسط۔جدہ

ڈاکٹر محمد جنید ندوی۔اسلام آباد

مولانا ڈاکٹر محمد سعد صدیقی۔لاہور

ڈاکٹر حافظ محمد سجاد۔اسلام آباد

ادارے کا مضمون نگاروں سے اتفاق ضروری نہیں

قیمت فی شمارہ: ۲۰۰ روپے

سالانہ مع رجسٹرڈ ڈاک (دو شمارے): ۳۵۰ روپے

فہرست

☆نقش اول
سید عزیز الرحمٰن/ص ۵

☆حدیثِ غزوۂ روم۔ایک تحقیقی تجزیہ
محمد یٰسین مظہر صدیقی/ص ۷

☆منہج وضعی اور مختلف متن الحدیث کا مسئلہ استشراقی اور جدید فکر کا منہجی جائزہ
ترجمہ: سید متین احمد شاہ/ص ۳۳

☆تعلیم و تعلم کے اصول و ضوابط۔احادیثِ نبوی کی روشنی میں ایک خصوصی مطالعہ
محمد کریم خان/ص ۷۱

☆امام جصاص بہ طور محدث۔ایک مطالعہ
علی احمد القاری/ص ۹۷

☆حیات حافظ ابن حجر عسقلانی
مولانا محمد عبد الرشید نعمانی/ص ۱۲۷

☆اردو شاعری میں احادیث کی تلمیحات۔۲
ڈاکٹر حافظ منیر احمد خاں/ص ۱۴۷

☆ قاموس الحدیث۔۵
سید فضل الرحمٰن/ص ۱۹۹

☆اشاریہ تحقیقاتِ حدیث/ص ۲۲۵
محمد سعید شیخ

نقشِ اول

حدیث فعلی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ کی حفاظت اور امت تک اس کو پہنچانے اور محفوظ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو نظام قائم فرمایا، اس کا مطالعہ بصیرت افروز بھی ہے اور ایمان بخش بھی۔ احادیث میں ایک قسم حدیث فعلی کہلاتی ہے، یعنی آپ ﷺ نے کوئی عمل انجام دیا، صحابہٴ کرام نے اسے دیکھا، پہلے اسے اپنے سینے میں محفوظ کیا اور پھر اسے امت تک منتقل کیا۔ یہ عمل کئی طرح سے انجام پایا، ایک صورت تو عام ہے، اور کتب حدیث میں موجود ہے کہ صحابہٴ کرام نے وہ عمل اپنی روایت کے ذریعے تابعین اور تابعین نے تبع تابعین تک منتقل کیا، اور یوں یہ عمل نبوی حدیث کی صورت میں ہم تک پہنچا۔ لیکن یہ کام کرنے والے صحابہٴ کرام کم تھے، کم سے یہ مراد نہیں کہ ان کی تعداد بہت تھوڑی تھی، بل کہ مراد یہ ہے کہ یہ عمل نبوی زبانی طور پر اور روایت کی صورت میں ہم تک نسبتاً کم صحابہ کے ذریعے پہنچا۔ اس کے برعکس ایسے صحابہٴ کرام بے شمار ہیں، جنہوں نے یہ عمل نبوی اپنے زبانی بیان کی بہ جائے اپنے عمل کے ذریعے اگلی نسل تک منتقل کیا، اور یہ طریق کار اس قدر مضبوط روایت کی بنیاد بنا کہ شریعت اسلامی میں تعامل امت کی الگ سے اصطلاح وجود میں آگئی، جس پر اہل علم نے باقاعدہ تفصیل سے بحثیں کی ہیں، اور اس پر بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

آج ہم حفاظت حدیث وسنت کے محض ایک منہج پر (کسی نہ کسی درجے میں) عمل پیرا ہیں، جب کہ دوسرا منہج اور طریق کار ہم سے یک سر فراموش ہو چکا ہے، یعنی اسوۂ حسنہ اور اس کے مختلف پہلوؤں کو عمل کے ذریعے زندہ رکھنا اور عمل ہی کے ذریعے آئندہ آنے والی نسل تک منتقل کرنا۔ یہ

بھی کرنے کا کام ہے، یہ کام بھی آج کی زندہ ضرورت ہے، اس کی جانب بھی ہمیں توجہ کرنی ہوگی۔

اس عمل کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ آج سنت کا عنوان سامنے آتے ہی محض چند اعمال ذہن میں آتے ہیں، جو یقیناً سنت نبوی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کا اہم ترین حصہ ہیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو محض چند مظاہر تک محدود کرنا یا ایسا سمجھنا علمی کم زوری بھی ہے، اور عملی کوتاہی بھی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین اور اس کے تقاضوں کو اسی طرح سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں، جیسا کہ وہ ہیں۔

آمین

سید عزیز الرحمٰن

ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی
ڈائریکٹر شاہ ولی اللہ ریسرچ سیل
ادارہ علوم اسلامیہ، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

حدیثِ غزوۂ روم
ایک تحقیقی تجزیہ

وحیِ حدیث میں خاک سار راقم نے رویائے صادقہ کے ذریعے وحی الٰہی کے نزول کے باب میں اس پر مختصر بحث کی ہے، اس بحث میں رؤیائے صادقہ کے واسطے سے وحی الٰہی آنے سے زیادہ واسطہ رکھا گیا اور حدیث مذکورہ بالا کے دوسرے ابعاد و جہات سے تعرض نہیں کیا گیا کہ ان کا اس سے بہ راہِ راست تعلق نہ تھا۔ اس بحث میں امام بخاریؒ کی بیان کردہ تمام احادیثِ نبوی کا ذکر ضرور کیا گیا ہے کہ ان کے متون میں تھوڑا بہت اختلاف تھا اور بعض میں اضافات تھے، جو بہت قیمتی اور نادر تھے۔ صحیح مسلم کی احادیث نبوی اور ان کی شروحِ نووی کا صرف حوالہ ضروری معلومات کے ساتھ دیا گیا، مگر متون نہیں دیے گئے، تاکہ تکرار سے بچا جا سکے۔ حال آں کہ امام بخاریؒ کے طریقِ مکررات میں بالخصوص اور دوسرے محدثینِ کرام کے مکررات میں بالعموم بہت سی نئی معلومات اور متعدد قیمتی جہات ہوتی ہیں، اور وہ ان کو مکررات نہیں رہنے دیتیں، بل کہ نئی احادیث بنا دیتی ہیں۔(۱)

احادیثِ بخاری اور حوالہ جات مسلم کے علاوہ دوسری معتبر کتبِ حدیث سے بھی اس حدیث شریف کے متون نقل کر کے ان پر بحث نہیں کی گئی تھی کہ اس وحیِ حدیث کے مبحث خاص میں صرف رویائے صادقہ کے وحی ہونے کا اثبات کرنا تھا۔ اس مقالے میں حدیثِ غزوۂ روم کے

مختلف متون سے کچھ فنی اور کچھ واقعاتی اور کچھ تشریحی بحث وتمحیص کرنی مقصود ہے۔ صحت وقطعیتِ حدیث کے لیے صرف بخاری کی تخریج کافی ہے، کیوں کہ ان کو ''امیر المؤمنین فی الحدیث'' اور ان کی کتابِ صحیح کو ''اصح الکتب بعد کتاب اللہ'' کا معتبر مقام حاصل ہے۔ امام بخاری کی ثقاہت و معتبریت کے تو منکرین بھی قائل ہیں۔ مزید تقویت وتصحیح کے لیے دوسری صحیح ترین کتاب صحیح مسلم میں اس حدیث کے متون کی موجودگی کافی ہوئی، لیکن صحیحین اس حدیث شریف کے اولین ماٰخذ نہیں ہیں۔ وہ دونوں اپنے اصلی ماخذ وسرچشمے کے مرہون منت ہیں۔

موطا امام مالک اولین ماخذ حدیث

صحیحین بالخصوص صحیح بخاری کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ (احمد بن عبدالرحیم فاروقی، ۴شوال ۱۱۱۴ھ/ ۲۰ فروری ۱۷۰۳۔ ۲۹ محرم ۱۱۷٦/۱۷٦۲) کی تحقیق ہے کہ تمام فقہی ابواب میں وہ موطا امام مالکؒ بن انس (اصبحی مدنی، ۹۳/ ۷۱۱۔ ۱۷۹/ ۷۹۵) پر مبنی اور اسی سے مستفاد و مستفیض ہیں۔ شیخ محمد فواد عبدالباقی اور شیخ شنقیطی (محمد حبیب اللہ بن عبداللہ، ۱۲۹۵/ ۱۸۷۸۔ ۱۳٦۳/۱۹۴۴) نے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ ثابت کیا ہے کہ وہ دونوں کتب حدیث موطا امام مالک کے دوسرے ابواب پر بھی کافی حد تک منحصر ہیں۔ حضرت شاہؒ نے صرف صحیحین کو نہیں، بل کہ بعد کی بیش تر کتبِ سنن جیسے ابوداؤد، نسائی اور جامع الترمذی کو بھی موطا ہی پر مبنی اور اسی کے مستخرجات قرار دیا ہے۔ وہ سب کتابیں اسی عظیم واولین ماخذِ حدیث کے اردگرد گھومتی اور اسی کا مواد پیش کرتی ہیں۔ حضرت شاہ صاحب نے اسی بنا پر موطا امام مالک کو ''اصح الکتب'' قرار دیا ہے اور متعدد امامانِ حدیث وفقہ کا اس پر اتفاق بھی نقل کیا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ بعد کے بعض امامانِ عالی مقام نے یہ بلند مقام صحیح بخاری کو دے دیا، مگر اس سے حضرت شاہ کو اتفاق نہیں ہے۔(۲)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ میں حدیثِ غزوہ روم بنیادی طور سے موطا امام مالک سے ہی مستعار ہے۔ امامانِ عالی مقام نے بلاشبہ اس میں بعض اضافات بھی فرمائے ہیں اور وہ ان کی اپنی خاص سندوں سے کئی دوسرے رواۃ سے مروی ہیں۔ جن روایات واحادیث کو امام بخاری نے امام مالک سے لیا ہے، ان میں انہوں نے امام مالک کی سند کا پورا التزام کیا ہے۔ دوسری روایاتِ نو